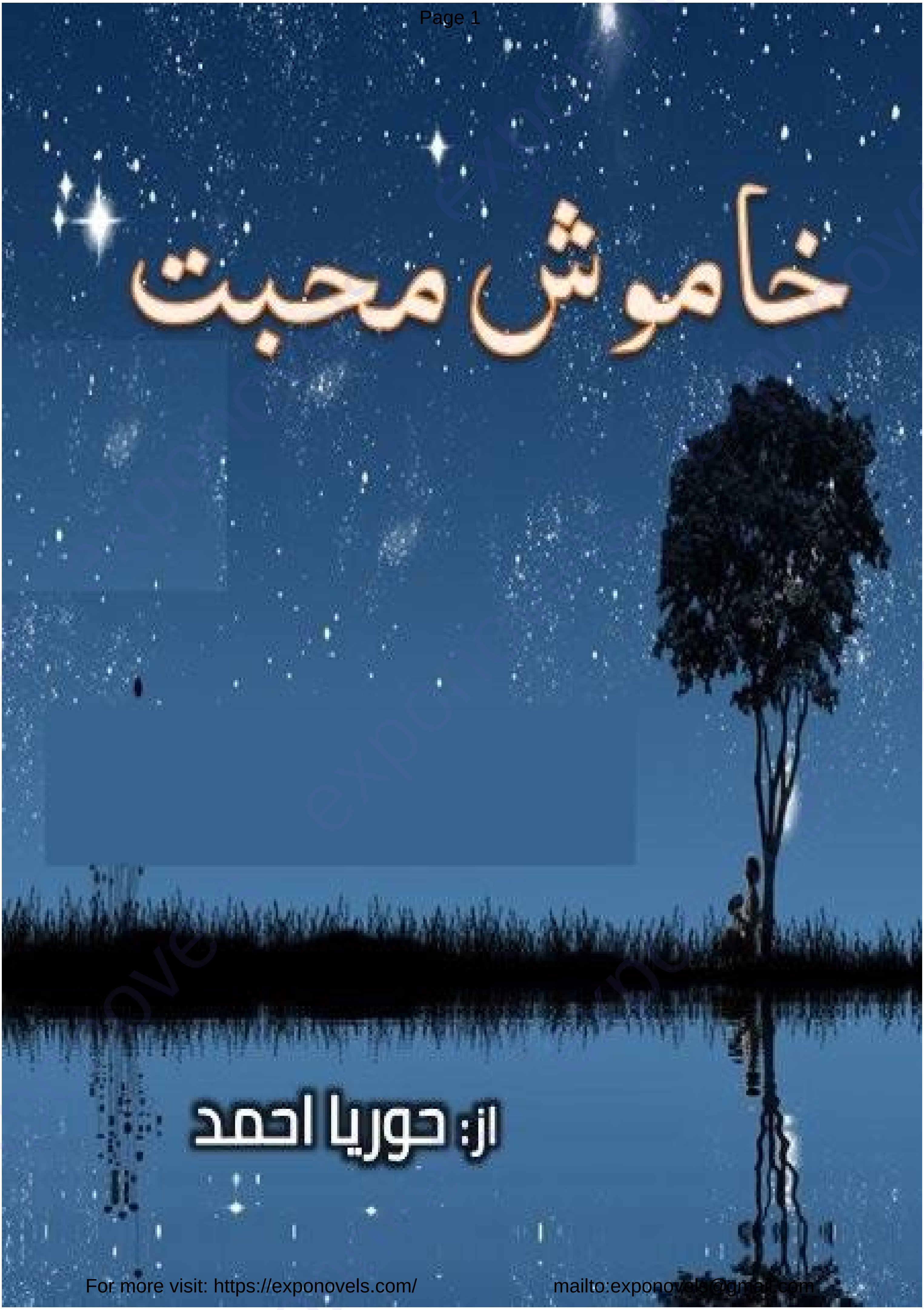
خاموش محبت
از: حوریا احمد

"تمہیں میری محبت مزاق لگتی ہے؟ جھوٹ لگتی ہے؟ کیوں تمہیں یقین نہیں آتا۔"

آج اس کا زبط جواب دے گیا تھا اس لیے اس سے سوال کرنے پر مجبور ہو گیا۔

"اب بولو جواب کیوں نہیں دے رہی۔ کیوں مجھ سے دور رہتی ہو۔ بولو جواب دو"

کیونکہ مجھے ٹھکرائے جانے سے خوف آتا ہے۔ ایک دفعہ پہلے بھی اس کا دکھ جھیل چکی ہوں۔ مزید مجھ میں ہمت نہیں ہے۔

ماحد کب سے حدید کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا۔ مگر وہ شاید آفس سے نہیں آیا تھا ابھی تک۔

اسے صوفے پر بیٹھی اپنے ناخنوں پر نیل پولش لگاتی عالیہ نظر آئی۔

"آنٹی بابا کہاں ہیں؟"

ماحد نے عالیہ سے پوچھا۔ جس کے جواب میں عالیہ نے اس کے نازک گال پر زور سے تھپڑ مارا۔ تھپڑ اتنا زور کا تھا کہ ماحد زمین پر گر گیا اور اس کا ہونٹ زرا سا پھٹ گیا۔

نظر نہیں آ رہا کہ میں کچھ کام کر رہی ہوں۔ اور حدید کو کیوں ڈھونڈ رہے ہو ہاں آخر تم اور تمہاری ماں حدید کی جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ کب تک میرے اور اس کے درمیان آتے رہو گے

اپنے اندر کی بھڑاس اس معصوم پر نکال کر وہ آرام سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔
ماحد روتے روتے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بھاگا.

ماہم کیچن میں کھانا بنا رہی تھی جب اسے دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی۔ کوئی مسلسل دروازہ کھٹکائے جا رہا تھا۔

اس نے چولہے کی آنچ ہلکی کی اور دروازہ کھولنے چلی گئی۔
جب اس نے دروازہ کھولا تو ماحد کو اکیلے کھڑے روتا دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"ماحد"

اس کے پکارنے پر ماحد نے سر اوپر کیا اور روتے روتے اس سے لپٹ گیا۔ اور مزید شدت سے رونا شروع کر دیا۔

ماحد کا اس طرح رونا اور اس کے گھر آنا اسے تشویش میں ڈال گیا۔

"ماحد !میرا بچہ آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہواور کس کے ساتھ آئے ہو۔"

ماہم نے اسے خود سے الگ کر کے اس کے آنسوصاف کرتے پوچھا۔

ماما م۔۔م۔میں اکیلا آیا ہوں۔م۔م۔۔ماما مجھے آپ کے پاس رہنا ہے۔وہاں مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا۔

ماحد نے ہکلاتے کہا ۔اچانک ماہم کی کی نظر ماحد کے پھٹے ہوئے ہونٹ پر گئی۔

"یہ چوٹ کیسے لگی آپ کو۔"

"ماما وہ عالیہ آنٹی نے مارا۔ماما میں آپ کے پاس رہوں گا۔میں واپس نہیں جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر وہ ماہم کے گلے لگ کر بلک بلک کر رونا شروع ہو گیا۔ماحد کی بات سن کر ماہم کا دماغ گھوم گیا۔

ماحد کو لے کر وہ روم میں گئی۔ اور اس کو کارٹون لگا کر دیے مگر وہ اتنا ڈرا ہوا تھا کہ اس سے الگ نہیں ہو رہا تھا۔

ماہم نے تھوڑی دیر اسے بہلایا اسے یقین دلایا کہ وہ اسے خود سے الگ نہیں کرے گی۔
ماحد جب سو گیا تب وہ اٹھی اور روم سے باہر آگئی تاکہ حدید سے دوٹوک بات کر سکے۔

حدید خان ملک کا جانا مانا بزنس مین تھا۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد۔
حدید نیچر وائز سنجیدہ اور ٹھنڈے مزاج کا تھا۔ اس کا شمار سکون سے اور خاموشی سے کام کرنے والوں میں سے تھا۔

اس کے والد حامد خان اپنے گاؤں کے بڑے زمین دار تھے۔ میرپور آدھے سے زیادہ ان کا تھا۔
وہ ایک رحم دل زمیندار تھے۔ ان کی بیگم نگین خان انکی چچا کی بیٹی تھیں اور کافی مغرور تھیں۔
اوپر سے ایک بیٹے کی ماں تھیں یہ بات بھی ان کے غرور کی وجہ تھی۔

خاندان میں ان کی کسی سے نہیں بنتی تھی۔ ان کی صرف اپنی اکلوتی بہن نینا سے بنتی تھی۔ جو شادی کے 3 سال بعد بیوہ ہو گئیں تھیں۔ ان کی ایک بیٹی تھی عالیہ۔ نینا بیگم کے حالات اچھے نہیں تھے۔ ان کے شوہر اچھا کماتے تھے مگر ان کی وفات کے بعد ان کے سسرال والوں نے انھیں گھر سے نکال دیا۔

نگین بیگم کے گھر والے خود بھی امیر نہیں تھے مگر بیٹی کے اچھے گھر میں شادی ہونے کے باعث ان کے حاالت بھی اچھے ہو گئے۔

حامد خان اور نگین بیگم شہر رہتے تھے حدید کے ساتھ ۔ نینا نیگم کی ڈیتھ کے بعد اور عالیہ کے 20 سال کے ہوتے ہی نگین بیگم اسے اپنے پاس لے آئیں۔ وہ عالیہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں مگر حامد صاحب اس حق میں نہیں تھے۔

ان کی خواہش تھی کہ وہ اپنے دوست عابد لغاری کی بیٹی ماہم لغاری کو بہو بنائیں مگر یہاں نگین بیگم کو اختلاف تھا۔ وہ عالیہ کو بہو بنانا چاہتی تھیں۔

پر ہوا وہی جو حامد صاحب چاہتے تھے۔ ماہم ہی حدید کی بیوی بنی۔نگین بیگم نے بہت واویلا کیا مگر حامد صاحب نے ان کی ایک نہ سنی۔ حدید کو اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ اس نے کبھی ماہم کی کوئی حق تلفی نہیں کی۔ شروع کے دو سال ان کی خوشحال شادی شدہ زندگی گزر رہی تھی۔ اس دوران میں ماحد ان کے درمیان آیا۔

ماحد کی پیدائش سے پہلے حامد صاحب نگین بیگم اور عالیہ کو واپس گاؤں لے آئے۔ اور ماحد کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی حامد صاحب وفات پا گئے۔اسی وجہ سے نگین بیگم گاؤں سے واپس نہیں آئیں اور وہی رہنے لگ گیئں۔مگر عالیہ کو شہر بھیج دیا۔

ماحد کی پیدائش ہو گئی تھی۔ ماہم اور حدید بہت خوش تھے مگر وہ زیادہ عرصہ نہ رہی۔

حدید کو اس دوران ماہم سے محبت ہو گئی تھی۔ وہ اپنی ماں کی ماہم سے متعلق ناپسندیدگی سے بھی واقف تھا۔اس نے ماہم سے کبھی اظہار محبت نہیں کیا کیونکہ وہ اظہار کرنے سے ڈرتا تھا،اس کے دل میں ایک انجانا سا خوف تھا۔

ماہم کو حدید سے شروع سے محبت تھی مگر وہ ڈرتی تھی کہ وہ اسے ٹھکرا نہ دے۔ نگین بیگم نے شروع سے اس کو یہ سنایا تھا کہ اس کی اور حدید کی شادی ایک سمجھوتا ہے جو جلد ختم کو جائے گی۔ اور یہ کہ حدید عالیہ سے محبت کرتا ہے۔

اسے کبھی اپنی ڈھائی سالا شادی میں حدید کے رویے سے ایسا محسوس نہیں ہوا۔ حدید ایک اچھا شوہر اور باپ تھا۔ حامد صاحب کی موت کے بعد کافی عرصے تک ان کی زندگی پرسکون تھی۔ ماحد ڈیڑھ سال کا تھا جب عالیہ دوبارہ ان کے گھر آ گئی اور تب سے ان کی شادی شدہ زندگی میں مسائل شروع ہو گئے۔

عالیہ جان بوجھ کر کوئی بحث شروع کرتی اور جیسے ہی حدید سامنے آتا یا اس تک بات پہنچتی تو خود معصوم بن جاتی یا سارا معملہ ماہم پر ڈال دیتی۔ حدید جانتا تھا کہ ماہم بے قصور ہے۔ مگر روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر وہ اور ماہم الگ ہوگئے۔ ماہم اپنے پرانے گھر آگئی۔ماحد کے ساتھ۔
ماحد کے تین سال کے ہونے تک حدید ماہم کے گھر اس سے ملنے جاتا تھا پھر جب وہ چار سال کا ہوا تو 15 دن ماہم اور 15 حدید کے پاس رہنے لگا۔ حدید کے پاس رہتے ہوئے اس کا سامنا

عالیہ سے ہوتا جو حدید کے سامنے تو اسے پیار سے بات کرتی مگر اس کے جاتے اپنی اصلیت دکھا دیتی۔

ماحد نے کبھی عالیہ کے رویے کے بارے میں حدید اور ماہم کو نہیں بتایا۔

خاندان والوں نے عالیہ کے حدید کے گھر رہنے پر سوال کیے جس کا جواب نگین بیگم نے یہ کہہ دیا کہ عالیہ شہر میں جاب کرتی ہے اور اس کا آفس وہاں سے قریب پڑتا ہے۔ عالیہ نے بہت دفعہ حدید کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی مگر حدید نے کبھی اس کو بڑھاوا نہ دیا۔

حدید اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب اس کے فون پر ماہم کی کال آئی۔ ماہم کا نام دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ دور رہنے کے باوجود آج بھی حدید اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ مگر اس کی محبت ایک طرح سے خاموش محبت تھی۔

وہ آج تک چاہ کر بھی اس سے اظہار محبت نہیں کرسکا۔

وہ کبھی ماہم کو خود سے دور نہیں کنا چاہتا تھا مگر حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ اسے اور ماہم کو الگ ہونا پڑا۔

اس نے جب ماہم کی کال پک کی تو جو سوال اس کو سننے کو ملا وہ اسے عجیب لگا۔
"کیا تم ابھی گھر آ سکتے ہو۔"

ماہم نے بغیر تمہید باندھے کہا اس نے آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرنے کا سوچ لیا تھا۔
"شیور۔ بلکہ میں ابھی نکل رہا ہوں۔"

حدید کو اس کا لہجہ عجیب لگا مگر وہ مان گیا اور آفس سے نکل گیا۔
اب ماہم کو حدید کا انتظار تھا۔ آدھے گھنٹے بعد اس کے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔
ماہم نے دروازہ کھولا اور حدید کو لا کر لاؤنج میں بٹھایا۔

"تم جانتے ہو اس وقت ماحد کہاں ہے۔"
ماہم نے سوال کیا۔

"ہاں گھر پر ہے کیوں کیا ہوا؟"

حدید نے جواب دیا۔

غلط ۔ اس وقت حدید میرے گھر پر ہے اور جانتے ہو وہ رات کے اس وقت میرے گھر اکیلا آیا تھا۔ جانتے ہو کیوں۔ کیونکہ تمہاری کزن نے اس کو مارا جس کی وجہ سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا۔

ماہم کی بات سن کر حدید کو بیک وقت پریشانی بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا۔ اس نے گھر جا کر عالیہ سے بات کرنے کے بارے میں سوچ لیا تھا۔

"اس وقت حدید کہاں ہے۔ کیا میں اس سے مل سکتا ہوں۔"

نہیں۔ ابھی وہ ویسے ہی بہت مشکل سے سویا ہے۔ کافی ڈرا ہو تھا اور واپس بھی نہیں جانا چاہتا۔ تم فلحال اسے میرے پاس ہی رہنے دو۔

ماہم نے اسے ماحد کی حالت سے آگاہ کیا۔

"اچھا تم فکر نہ کرو وہ ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر تم اس سے مل لینا۔"

ماحد کی حالت کا سن کر حدید کو شرمندگی ہوئی۔ ماہم اس کے چہرے پر شرمندگی دیکھ سکتی تھی اس لیے اس کو شرمندگی سے نکالنا چاہا۔ وہ جانتی تھی کہ حدید کا بھی اس میں کوئی قصور نہیں۔ وہ تو آفس میں ہوتا ہے۔ اس کو کیا پتا کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے۔

حدید خاموشی سے اٹھا اور گھر کے لیے نکلنے لگا۔ ماہم اسے دروازے تک چھوڑنے آئی جب وہ پلٹا۔

"آیم سوری۔ میں واقعی اچھا باپ نہیں ہوں۔"

ماہم کا جواب سنے بغیر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔

ماہم کو افسوس ہوا۔

"عالیہ !عالیہ باہر آئو ابھی اسی وقت۔"

حدید بہت غصے میں گھر آیا اور آتے ساتھ ہی غصے سے عالیہ کو پکارنے لگ گیا۔

عالیہ گبرائی ہوئی نیچے آئی۔

"کیا ہو گیا ہے حدید۔ کیوں چلا رہے ہو۔"
اس کی بات سن کر حدید کا دماغ مزید گھوم گیا۔
تمہاری ہمت کیسے ہوئی ماحد کو تھپڑ مارنے کی ہاں۔ کیا سوچ کر تمنے اس پر ہاتھ اٹھایا۔ ہاں !بولو۔ وضاحت دو مجھے۔

حدید اپنے جلالی روپ میں آچکا تھا۔ جو بہت کم آتا تھا۔
عالیہ تو ڈر گئی تھی اس نے کہا دیکھا تھا ولید کا ایسا روپ۔
"وہ۔۔۔وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔"
عالیہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

طبیعت خرابی کا مطلب تم میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھاؤگی۔ ہاں !اپنی حد میں رہو عالیہ یہ نہ ہو کہ میں کچھ کر گزروں جو تمہارے لیے اچھی نہ ہو۔

ابھی حدید مزید کچھ بولتا کہ عالیہ اس کے گلے لگ گئی اور اسی وقت ماہم بھی آ گئی اور ان دونوں کو ایسے دیکھ کر حیران ہو گئی۔ حیران تو ولید بھی ہو گیا عالیہ کی حرکت پر۔

"میرے خیال سے میں غلط وقت پر آگئی۔"

ماہم خود ہی شرمندہ ہوگئی اور ان کو ایسے دیکھ کر اسے یقین ہو گیا کہ حدید عالیہ سے ہی پیار کرتا ہے۔

جب کہ حدید تو اس سچویشن میں گھبرا گیا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماہم کچھ غلط سوچے۔

"ارے نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں۔ تم بتاؤ کیا ہوا۔"

"وہ تم اپنا وولٹ میرے گھر بھول گئے تھے وہی دینے آئی ہوں،اب چلتی ہوں۔"

ماہم جلد از جلد وہاں سے جانا چاہتی تھی۔

"رکو۔ میں تمہیں چھوڑ کر آتا ہوں۔ اس وقت اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔"

ماہم نے اسے منع کرنا چاہا مگر وہ اسے چھوڑنے چلا گیا۔

تمہارا بہت شکریہ داؤد۔ تم نے میرے جانے کے بعد ماحد کا خیال رکھا۔ اس نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا نا۔

" ارے نہیں یار۔ ماحد تو اتنا اچھا بچہ ہے۔"

داؤد نے ماحد کی تعریف کرتے کہا۔ان دونوں کو ایسے ہنستے حدید دیکھ چکا تھا۔ داؤد کو دیکھ کر اسے لگا کہ وہ اسے پہلے کہیں دیکھ چکا ہے۔

وہ ماہم سے کچھ بات کرنے کے لیے دوبارہ آیا تھا۔
داؤد ماہم کا اچھا دوست تھا۔ماحد کی بھی اس سے اچھی بنتی تھی۔

تین دن بعد

آج حدید دوبارہ ماہم کے گھر گیا تھا ماحد سے ملنے۔ ماہم نے اسے اچھے سے ویلکم کیا۔ اسے لے جا کر لاؤنج میں بٹھایا۔

"ماحد کیسا ہے اب۔ کیا میں اس سے مل سکتا ہوں۔"
حدید ماحد کو کافی یاد کر رہا تھا۔ اس لیے اس سے ملنا چاہتا تھا۔
"ہاں اب وہ ٹھیک ہے۔ رکو میں اسے بلاتی ہوں۔"

ماہم ماحد کو بلانے گئی کچھ دیر بعد ماحد آیا اور حدید کو دیکھ کر اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ ابھی حدید کچھ سمجھتا کہ ماحد رونے لگ گیا۔ اس کا ایسے رونا حدید کو تڑپا گیا۔

"ماحد جاؤ بابا سے ملو جا کر۔ آپ کے بابا آپ سے ملنے آئے ہیں۔"

ماہم نہیں چاہتی تھی کہ ماحد حدید سے دور ہو۔ اس لیے اسے حدید کے پاس بھیجا۔ ماحد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ابھی تک اپنے بابا سے ناراض ہو۔"

ماحد نے نہ میں سر ہلایا۔

"تو بابا سے بات کیوں نہیں کر رہے۔"

ابھی حدید مزید کچھ کہتا کہ ماحد اس کے گلے لگ گیا اور رونے لگ گیا۔

" بابا عالیہ آنٹی بہت بری ہیں۔ مجھے وہاں نہیں جانا۔"

کافی دیر رونے کے بعد وہ چپ ہو گیا۔

"ایک کام کرتے ہیں آج کا پورا دن ہم گھومیں گے ٹھیک ہے صرف آپ اور میں۔"

"بابا ماما کو بھی ساتھ لے جائیں۔"

ماحد کی بات پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اپنی ماما سے پوچھ لو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

حدید نے فیصلہ ماہم پر چھوڑ دیا۔

"ماما چلیں نا ہمارے ساتھ بہت مزہ آئے گا۔"

ماحد کے زد کرنے پر وہ مان گئی۔

پورا دن انھوں نے مزہ کیا۔ ماحد بہت خوش تھا۔ رات کو وہ ڈنر کے لیے ریسٹورنٹ آئے۔ ابھی وہ لوگ آرڈر دے کر ہٹے تھے کہ ان کی ٹیبل پر دائود آگیا۔ ماہم نے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھا لیا اور اسے باتیں کرنے لگ گئی۔ حدید کو رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔ وہ جیلس ہو رہا تھا اور اس کی یہ حالت ماحد سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔

"بابا آپ جیلس ہو رہے ہیں۔"
ماحد نے شرگوشی میں کہا۔ اس کے اس طرح کہنے سے حدید گھبرا گیا مگر پھر ڈھیٹ ہو کر بولا۔

"میں کیوں جیلس ہونے لگا۔"
ماحد ہنسنے لگ گیا۔

"آپ جیلس نہ ہوں دایود انکل اچھے ہیں اور ماما کے دوست ہیں۔"
ماحد نے حدید کو دائود کے بارے میں معلومات دیا۔

اس طرح وہ دونوں باتوں میں لگ گئے اور ماہم دائود کے ساتھ باتوں میں لگی رہی۔ کچھ دیر بعد دائود چلا گیا مگر حدید کو بار بار اس سے عجیب
vibes
آ رہی تھیں۔

حدید ہی ماہم اور ماحد کو ڈراپ کرنے گیا۔ ماہم اسے گھر کے اندر بلانے لگی مگر وہ منع کرنے لگا۔

"مجھے ان کے بارے میں تمام معلومات چاہیے۔"

کوئی تیسرا وجود ان کو دیکھتے ہوئے فون پر بات کر رہا تھا۔ اور پھر ان کو دیکھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

حدید آفس کی کوئی فائل لینے واپس گھر آیا تھا جب اسے اپنے سٹڈی روم سے باتوں کی آواز آئی۔ پہلے تو اسے سمجھ نہیں آئی کہ کون ہے جو اس کے سٹڈی روم میں ہے۔ جب کہ اس کے سٹڈی روم میں جانے کی اجازت کسی کو نہیں تھی۔ اس نے ادھ کھلے دروازے سے جھانکا تو عالیہ فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔

میں نے پورا روم دیکھ لیا ہے مگر فائل نہیں ملی۔"

ارے نہیں اس بے وقوف کو تو پتہ ہی نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ ہاہا

وہ فون پر بات کرنے میں اتنا مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کوئی اس کی باتیں سن رہا ہے۔

حدید جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے چلا گیا۔ اور یہ خاموشی کسی طوفان کی علامت تھی۔

اس وقت ماہم کے ہاتھ میں انویٹیشن کارڈ تھا جو حدید نے اسے دیا تھا۔ وہ اپنے گھر ایک پارٹی رکھ رہا تھا جس میں اس نے ماہم کو بھی انوائیٹ کیا۔ اور ماہم کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے حدید کو دیکھا جو ماحد سے کھیلنے میں مصروف تھا۔

"کیا میرا آنا ضروری ہے؟"
اسے دروازے تک چھوڑتے ہوئے ماہم نے اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھا۔
"ہاں بہت ضروری ہے۔ اگر تم آؤ گی تو مجھے اچھا لگے گا۔"

اپنی بات کر کے وہ چلا گیا اور ماہم کو مشکل میں ڈال گیا۔ وہ کسی صورت اس گھر میں نہیں جانا چاہتی تھی۔

پھر آخر کار پارٹی کا دن بھی آگیا جس کا پس منظر صرف حدید جانتا تھا۔

عالیہ اپنی دوستوں سے کھڑی باتیں کر رہی تھی جب اس کی نظر ماحد سے بات کرتی ماہم پر پڑی۔ جو بلیک ساڑھی پہنے حد درجہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

کم عالیہ بھی نہیں تھی مگر ماہم کی خوبصورتی اوپر سے اس کی سادگی عالیہ کو احساس کمتری میں ڈال دیتی تھی۔

جب اس سے رہا نہ گیا تو وہ ماہم کے پاس گئی۔ ماہم نے اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر بھی اگنور کیا۔

"ارے ماہم !تم یہاں کیسے یہ تو بزنس پارٹی ہے تمہارا یہاں کیا کام۔ ہاں---"
اپنی طرف سے عالیہ نے اسے ذلیل کرنے کے لیے یہ بات کی۔

میں نے بلایا ہے ماہم کو پارٹی میں ۔"
After all, she is my wife.
"اور اس کو ہر جگہ میرے ساتھ ہونا چاہیے۔

جواب ماہم کی جگہ حدید نے دیا۔ عالیہ تو حیران ہو گئی۔ مگر اس کی حیرانی کی وجہ حدید کا جواب نہیں بلکہ اس کا ماہم کی ویسٹ میں ہاتھ ڈالنا تھا۔ ماہم خود بھی حدید کے رویے پر حیران تھی مگر زیادہ شو نہیں کیا۔

"آئو میں تمہیں اپنے ایک دوست سے ملوائو۔"
حدید اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا مگر ماہم رک گئی۔
"کیا ہوا؟ کوئی ایشو ہے کیا؟"
حدید نے پریشانی سے پوچھا۔

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں بس بات کر کے آتی ہوں۔"
حدید سر ہلا کر ماحد کا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف لے گیا۔

حدید کا جواب تو تم نے سن لیا مگر میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔ کوشش کیا کرو کہ میرے منہ نہ لگا کرو۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

یہ کہہ کر وہ حدید اور ماحد کے پاس چلی گئی۔
ابھی عالیہ کوئی حرکت کرتی جب اس کی نظر دائود پر پڑی۔وہ بھی اسے دیکھ چکا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔"
عالیہ نے دائود سے سوال کیا۔

"مجھے تو انویٹیشن ملا تھا۔"
دائود نے جواب دیا اور دوسری طرف چلا گیا۔

پارٹی اپنے عروج پر تھی کچھ دیر بعد لائٹس آف ہو گئی۔
پھر سکرین پر ایک کلپ چلا جس کو دیکھ کر عالیہ شاک ہو گئی۔

یہ وہ کلپ تھا جب وہ حدید کے سٹڈی روم میں فائل ڈھونڈ رہی تھی اور فون پر بات کر رہی تھی۔

داؤد بھی حیران تھا۔ مگر جلد اس کی حیرانی بھی شاک میں بدل گئی کیونکہ اگلا کلپ وہ تھا جس میں وہ ماہم کے گھر کے باہر کھڑا فون پر کسی سے قتل کے متعلق معلومات لے رہا تھا۔

اور آخری کلپ میں وہ اور عالیہ حدید کے خلاف پلیننگ کر رہے تھے۔
کچھ دیر بعد لائٹس آن ہو گئیں.

جی تو لیڈیز اینڈ جینٹلمین یہ وہ دو لوگ ہیں جو ہمارے درمیان رہ کر ہی ہمیں دھوکا دے رہے تھے۔

مسٹر داؤد کو جب میں نے اپنی وائف کے آس پاس دیکھا مجھے تب ہی ان پر شک ہو گیا تھا کہ ان کو میں نے پہلے کہیں دیکھا ہے اور جلد ہی میرا شک یقین میں بدل گیا جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ جناب میرے رائول ہیں۔

اور ماہم کے ارد گرد بھی صرف اس لیے تھا تاکہ اس کے زریعے مجھے نقصان پہنچا سکیں۔
اور یہ جو میری نام نہاد کزن مس عالیہ ہیں یہ بھی ان کی ہی کمپنی کی جاسوس ہیں۔

"تو کیسا لگا میرا سرپرائز آپ لوگوں کو۔
کچھ دیر بعد پولیس آئی۔ فراڈ اور دھوکا دہی کے جرم میں ان کو گرفتار کر کے لے گئی۔

نگین بیگم کو بھی حدید نے خاص گاؤں سے بلوایا تھا تاکہ ان کو سچائی دکھا سکے۔
نگین بیگم کو اپنے انتخاب پر شرمندگی ہوئی۔ ان کو نہیں پتا تھا کہ ان کے گھر میں آستین کا سانپ پل رہا ہے۔

اس دوران میں ان کی نظر ماہم کے پاس کھڑے ماحد پر گئی۔ انھوں نے ماحد کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ماحد بھی ان کو جانتا نہیں تھا۔

اس سارے واقع میں جو انسان شاک میں تھا وہ ماہم تھی۔ حدید جانتا تھا کہ ماہم کو یہ جان کر دکھ ہوا ہو گا کہ جسے وہ دوست سمجھ رہی تھی وہ دوستی کے نام پر اس کا استعمال کر رہا تھا۔

ابھی حدید ماہم سے بات کرنے ہی آرہا تھا کہ وہ روتی ہئی گیسٹ روم کی طرف بھاگ گئی۔
حدید کو ماہم کی حالت دیکھ کر دکھ ہوا مگر اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے اپنی محبت سے سنبھال لے گا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی شادی کو ایک اور موقع دے گا۔ وہ ماہم اور ماحد کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا۔ وہ ایک نارمل فیملی چاہتا تھا جس میں وہ اس کی بیوی،اس کا بیٹا اور اس کی ماں اس کے ساتھ ہو۔ اب وہ ماہم کو خود سے مزید دور نہیں کر سکتا تھا۔

ماہم کا رو رو کر برا حال تھا۔ یہ سوچ ہی اسے تکلیف دے رہی تھی کہ اگر حدید کو اس کی وجہ سے کوئی نقصان ہو جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔

دروازے پر کھڑا حدید یہ سب دیکھ رہا تھا اور پریشان بھی ہو رہا تھا۔
وہ ماہم کے پاس آیا اور تسلی دینے کے لیے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔
پلیز رو مت۔ جو بھی ہوا اس کے لیے سوری۔ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا بس حقیقت دکھانا چاہتا تھا۔ بس کرو اب۔

اس نے ماہم کو گلے لگایا اور کی کمر پر ہاتھ پھرنا شروع کر دیا۔پتہ نہیں کیوں مگر ماہم اس کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی اس لیے اس نے حدید کے گرد اپنی گرفت سخت کر دی۔

کچھ دیر بعد اسے پھر گزرا ہوا واقع یاد آیا اور وہ دوبارہ رونا شروع ہو گئی۔
حدید کو ماہم کی یہ حالت دیکھ کر برا لگ رہا تھا۔ جب جب وہ اس کے آنسو دیکھتا اس کے دل پر ہزاروں وار ہوتے۔
"ماہم پلیز رونا بند کرو۔۔میں تمہیں کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

اس نے اسے الگ کیا اور اس کا چہرہ اپنے قریب کیا۔ان کے لبوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا۔ ماہم کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اس کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر۔ اس نے اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے اور اس دوران اس نے ماہم کا پورا چہرہ چوما۔ اس نے اسکی دونوں آنکھیں، گال، ماتھا چوما اور اس کے ہونٹون کے قریب رک گیا۔اس نے اس کا نچلا ہونٹ انگوٹھے سے سہلایا۔

ماہم نے اس کا کالر مٹھی میں دبوچ لیا۔ حدید نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے جوڑ لیا۔ یہ اس نے ماہم کی تکلیف دور کرنے کے لیے کیا مگر کچھ دیر بعد اس کے عمل میں جنون اور سختی آگئی تھی۔ ماہم خود کو زیادہ دیر روک نہ پائی اور اس کی شدت میں اس کا برابر ساتھ دینے لگی۔ دونوں کے عمل سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کل ہے ہی نہیں۔ کچھ دیر بعد وہ الگ ہوئے سانس پھولنے کی وجہ سے۔ ماہم کی آنکھیں بند تھی۔۔حدید نے اس کی آنکھوں کو دیکھا۔۔اس کی آنکھوں میں طلب تھی۔

حدید نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور لے جا کر بیڈ پر بٹھا لٹا دیا۔ اس نے ماہم کو پیار سے دیکھا۔ ماہم سب بھول گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں کھو گئی اور جزبات کی رو میں بہہ گئی۔ ماہم

کے لبوں کو چومنے کے بعد اس نے ماہم کی گردن پر لو بائٹ دی، پھر اس جگہ پر لب رکھے۔اس کے بعد وہ اس کی شہ رگ پر آیا اور پوری شدت سے اس پر اپنا لمس چھوڑا۔ ان دونوں نے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کی انگلیوں میں الجھائیں ہوئی تھیں ماہم کی سانس پھولنے لگی۔

اس نے ماہم کی آنکھوں میں پریشانی دیکھی اور دوبارہ اس کے لبوں کو چوما۔ ماہم نے اسے مزید اپنی طرف کھینچا۔ اس کا ایک ہاتھ حدید کے بالوں میں تھا اور ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں۔ ولید نے ایک ایک کر کے اس کے کانوں سے ٹوپس اتارے اور اس کے کان کی لو کو چوما۔ پھر اس کا ماتھا چوما۔ اس کا نیکلس نکالنے کے بعد اس نے اس کی گردن اور شہہ رگ پر اپنا لمس چھوڑنا شروع کردیا۔ اس نے اس کا پلو ہٹایا اور اس کی بیوٹی بون پر لب رکھے۔ پھر بلاؤز کندھے سے ہٹایا اور اس کا کندھا چوما۔ اس نے زرا سا اٹھ کر اپنا کوٹ اور شرٹ ایک جھٹکے میں اتارا۔ اور ایک بار پھر جھک کر اس کے دل کے مقام پر اپنا جنونی لمس چھوڑا۔

اس کا یہ روپ دیکھ کر ماہم نے اسے مزید اپنی طرف کھینچا اور اس کے چہرے پر بوسے دینا شروع کر دیے۔ دونوں جزبات کی ایک ہی آگ میں جل رہے تھے۔
اس وقت ماہم ٹھکرائے جانے کا خوف بھول گئی تھی۔

حدید نے اس کو دیکھا جو اپنی بکھری حالت کی وجہ سے اس سے شرما رہی تھی۔ اس نے خود کو ڈھکنا چاہا مگر حدید نے اس کی کوشش ناکام بنا دیا۔اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تکیے کے ساتھ لگا دیا اور اس کی گردن اور چہرے پر کسسز دینا شروع کر دیے۔

ساری رات ماہم نے اپنے نازک وجود پر حدید کی شدتیں جھیلیں۔ پھر بہت جلد ان پر نیند مہربان ہو گئی۔ماہم کا سر حدید کے کندھے پر تھا۔ اس نے سینے تک کمفرٹر لے رکھا تھا۔حدید بھی بنا شرٹ کے لیٹا تھا۔ دونوں کے کپڑے بیڈ کی سائڈ پر پڑے تھے۔ ماہم اس وقت بکھری حالت میں ولید کی پناہوں میں تھی۔

صبح جب ماہم کی آنکھ کھلی پہلے تو کچھ سمجھ نہیں ایا مگر جب رات کا منظر یاد آیا تب اسے احساس ہوا کہ وہ اس وقت حدید کی باہوں میں ہے۔ اس نے حدید کو دیکھا جس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

ابھی وہ اسے دیکھ رہی تھی جب حدید نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ ماہم گھبرا کر اٹھی کہ حدید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا ہوا۔ کہاں جا رہی ہو۔"
حدید نے سوال کیا

"مجھے اپنے گھر جانا ہے۔"
ماہم نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"رات کو پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا۔ آئم سوری۔۔"
تم سوری کیوں بول رہی ہو۔ رات جو بھی ہوا وہ ہم دونوں کی رضا مندی سے ہوا اور مجھے اس پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ساتھ رہیں۔

"نہیں حدید ہم ساتھ نہیں رہ سکتے"
ماہم کی یہ بات حدید کو آگ لگا گئی۔ حدید بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔
"کیوں ؟ کیوں نہیں ساتھ رہ سکتے۔ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی؟"
غصے میں بھی اس نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔

"میں نہیں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی۔"
ماہم بول کر دوبارہ اٹھنے لگی کہ حدید نے اسے کھینچ کر واپس بٹھایا۔

"تمہیں میری محبت مزاق لگتی ہے؟ جھوٹ لگتی ہے؟ کیوں تمہیں یقین نہیں آتا۔"
آج اس کا ضبط جواب دے گیا تھا اس لیے اس سے سوال کرنے پر مجبور ہو گیا۔

"اب بولو جواب کیوں نہیں دے رہی۔ کیوں مجھ سے دور رہتی ہو۔ بولو جواب دو-"
کیونکہ مجھے ٹھکرائے جانے سے خوف آتا ہے۔ ایک دفعہ پہلے بھی اس کا دکھ جھیل چکی ہوں۔ مزید مجھ میں ہمت نہیں ہے۔

یہ کہہ کر ماہم نے اپنا بازو غصے میں چھڑوایا اور کپڑے لے کر واشروم میں چلی گئی۔
جب باہر آئی تو ولید کو کھڑکی کی طرف کھڑے دیکھا۔
بغیر آواز کیے وہ روم سے باہر نکلی کہ راستے میں ہی اسے ماحد نگین بیگم کے ساتھ کھڑا نظر آیا۔
"ماما پلیز بابا کی بات مان لیں۔ ہم ساتھ رہیں گے۔"
ماحد نے اسے اپنی خواہش کا بتایا۔

ماحد ٹھیک کہہ رہا ہے ماہم۔ ماضی میں جو کچھ ہو وہ میری غلطی تھی۔ میں نے تم سے جھوٹ بولا کہ حدید عالیہ سے پیار کرتا ہے۔ جب کہ حدید تم سے پیار کرنے لگا تھا۔ میں ماں ہوں اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے جزبات دیکھ سکتی ہوں۔ میرے بیٹے کو اپنا لو۔ وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔

نگین بیگم نے اسے حقیقت سے آگاہ کیا۔ اب توماہم چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"سن لیا۔ ہو گئی تسلی یا ابھی بھی انکار کرنا ہے۔"

ماہم نے مڑ کر حدید کو دیکھا جو کیجویل پینٹ شرٹ پہنے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"مجھے سوچنے کے لیے وقت چاہیے۔"

بغیر مزید کوئی بات سنے وہ چلی گئی۔

"ڈید ماما مان جائیں گی نا۔"

ماحد نے حدید سے پوچھا۔

حدید نے ماحد کو گود میں اٹھایا اور اس کا گال چوما۔

"بالکل مانیں گی بیٹا۔ آپ فکر نہ کرو۔ بس اپنی ماما کا ویلکم کرنے کی تیاری کرو آپ۔"

یہ شام کا وقت تھا۔

اس وقت ماہم اپنے گھر کے لاؤنج میں بیٹھی حدید اور اپنے رشتے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

اس دوران میں اس کے فون پر میسج ٹون بجی میسج حدید کا تھا۔

میں تمہارے گھر کے پاس پارک میں ہوں۔۔۔ 5 منٹ میں شرافت سے یہاں آؤ ورنہ اگر میں آگیا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔

حدید کا میسج پڑھ کر تو ماہم کو تپ چڑھ گئی۔

"عجیب زبردستی ہے۔ میں بھی نہیں جاؤں گی۔ جو کرنا ہے کر لے۔"

ماہم نے دل میں سوچا۔

پھر پورے دو گھنٹے بعد وہ پارک جانے کیلئے اٹھی اس کو یقین تھا کہ اب تک حدید چلا گیا ہو گا۔ جب وہ پارک میں گئی تو وہاں بالکل سنناٹا تھا۔ عام طور پر اس وقت یہاں رش ہوتا تھا۔

تھوڑا آگے جب وہ گئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئی۔ جہاں سامنے بہت ساری لائٹنگ کی گئی تھی۔ اور پھولوں کے درمیان بورڈ پر پھولوں سے لکھا تھا۔

“Will you be my love forever?”

اچانک ماہم نے خود کو کسی کے حصار میں محسوس کیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو حدید اس کی پشت اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا۔ ماہم کے مڑ کر دیکھنے پر اس کا گال چوما۔

میں نہیں جانتا کہ تمہیں کیا انسیکیورٹی ہے کہ تم ہاں نہیں کر رہی۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں کبھی نہیں ٹھکرایا، تمہیں خود سے دور کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تم تنگ نہ ہو۔ کیونکہ مام اور عالیہ نے تمہارے لیے کافی مشکلات پیدا کر دی تھیں اور ان حالات میں تم نہ خود سکون سے رہ سکتی تھی نہ ماحد کو سنبھال سکتی تھی۔ اس

لیے میں نے تمہیں اور ماحد کو خود سے دور کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ماہم میں بڑے بڑے دعوے نہیں کروں گا بس اتنا کہوں گا کہ میں تمہیں ہر وہ خوشی دینے کی کوشش کروں گا جس کی تم حقدار ہو۔۔۔۔۔ اب تم اپنا فیصلہ بتائو۔"

حدید نے اس کی رائے جاننا چاہی۔

"اگر میں انکار کردوں تو کیا مجھے چھوڑ دو گے۔"

ماہم ناجانے اس کے منہ سے کیا سننا چاہتی تھی۔ ابھی بھی وہ ایسے ہی حدید کے حصار میں کھڑی تھی۔

"بالکل نہیں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں تمہیں زبردستی اٹھا کر لے جائوں گا۔ میں نے تو تم سے پوچھنے کی صرف فارمیلیٹی دکھائی ہے۔ ویسے بھی اب تم میرے ساتھ گھر جا رہی ہو۔ ماحد نے تمہارے ویلکم کی بہت ساری تیاریاں کر رکھی ہیں۔"

حدید کی بات پر ماہم کو ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی۔ مگر اب اس کے پاس انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ وہ خود بھی حدید سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی۔ حدید اس کی خاموشی سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ راضی ہے۔

دور کہیں زندگی انھیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ بلا شبہ یہاں سے جانے کے بعد ان کی زندگی کی نئی شروعات ہونے والی تھی۔

ختم شد